فون نمبر ۲
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم جمعرات
خطبہ نمبر ۱۷
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۷ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ ۱۴ ہجرت ۱۳۴۹ہش ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۱۰

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ گزشتہ رات راولپنڈی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حالت میں ڈاکٹری نقطۂ نگاہ سے بہت خفیف افاقہ کی صورت پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ کہ بلڈ شوگر اور بلڈ یوریا کچھ کنٹرول میں آئے ہیں اور تھوڑا سا دودھ بھی ہضم ہونے لگا ہے لیکن اصل عوارض تاحال قائم ہیں اور کمزوری بھی پہلے ہی کی طرح بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا شافیٔ مطلق قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا اپنے خاص فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ رحمتوں، فضلوں اور برکتوں والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین ☆

اخبارِ احمدیہ

■ ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کلی عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ☆

■ حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم و مغفور کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ گنگارام ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے

عبدالقادر
۲۱۵۔ رستم پارک نواں کوٹ۔ لاہور

■ مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ آف لاہور عرصہ ڈیڑھ سال سے صاحبِ فراش ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ☆

■ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف ضلع خیرپور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ راپریل ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نتھے خان صاحب آف ضلع خیرپور کا پوتا اور برادرم مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ☆

چوہدری محفوظ الرحمٰن (ایم۔ اے)
لائبریرین تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو انسان کی قدر و قیمت اور شرف کا مدار اخلاص اور وفاداری پر ہے

اخلاص اور وفاداری ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت کو بڑھاتی ہے

"پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے؟ ...... نامرد، بزدل، بیوفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآنِ شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ابراہیم وہ جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں، خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اسے قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلا کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتلا پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپؐ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں۔ مگر آپؐ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کے دُور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو میں اس سے رُک نہیں سکتا کیونکہ یہ کام جب خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دُنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپؐ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو اُن خبیثوں نے آپؐ کے پتھر مارے جس سے آپؐ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپؐ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں اُن پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے اُن کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے اس وقت اُن کا صدق روزِ روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دُنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

قسط ۱۳

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

اکرا (غانا) میں وسیع پیمانے پر حضور کے اعزاز میں استقبالیہ۔ عہدیداران جماعت، وزرائے مملکت اور دیگر سربرآوردہ اصحاب سے ملاقاتیں

غانا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ محررہ ۱۹؍اپریل ۱۹۷۰ء میں جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:۔

اکرا۔ ۱۹؍اپریل ۱۹۷۰ء

آج یعنی ۱۹ کو حضور ایدہ اللہ سے احباب جماعت کی فرداً فرداً ملاقات ہوئی۔ امیر صاحب جماعت ہائے گھانا سے فرمایا کہ ہم یہاں ریسٹ کرنے نہیں آئے کہ آپ ہمیں کمروں میں بند کر رکھیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی پیاری جماعت سے ملیں اور کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہ جائے جس کی ملاقات کی خواہش پوری نہ ہو۔

شام کو ساڑھے چھ بجے Ambassa ہوٹل ہی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی استقبالیہ دعوت کی گئی۔ جس میں سفیروں، وزیروں، اکابرین چرچ، نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں، معززین شہر اور عہدیداران جماعت کو مدعو کیا گیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اہلِ افریقہ اپنا علاقائی اور قومی لباس جو انواع و اقسام کے لمبے چغوں اور ٹوپیوں پر مشتمل ہے دعوتوں اور سنجیدہ تقریبوں پر بڑے فخر سے پہنتے ہیں۔ ان کی یہ ادا بہت پسند آتی ہے۔ ابھی ابھی جس شخص کو آپ نے انگریزی لباس میں ملبوس دیکھا تھا وہ پلک جھپکتے میں جب اپنے لمبے گاؤن نما خوبصورت چغے کو سنبھالتا ہوا آپ کے پاس سے گزرتا ہے تو آپ اسے پہچان بھی نہیں سکتے۔

چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس اپنے عصابرداروں کے جلو میں جلوس کی شکل میں نکلتے ہیں۔ چھتابردار بھی ساتھ ہوتا ہے۔ اور بڑے درباری آداب کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں۔

دعوت کے موقع پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم معززین کو ایک ایک کرکے حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضور ہر ایک سے اس کے حسب حال گفتگو فرماتے۔

ایک زمیندار سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ آپ فی ایکڑ کتنے چاول پیدا کر لیتے ہیں۔ پھر فرمایا پاکستان میں تو ایسی ریسرچ ہوئی ہے کہ ایک قسم کا بیج ایسا پیدا ہو گیا ہے جس سے سو من فی ایکڑ تک پیداوار ہو سکے گی۔

ریورنڈ جنرل سیکرٹری پریسباٹی ٹیرین چرچ سے فرمایا literate (پڑھے لکھے) اور educated (تعلیم یافتہ) میں بہت فرق ہے۔ ہر احمدی educated یعنی تعلیم یافتہ ہے۔ عبدالوہاب آدم کو جو ایک مخلص افریقن احمدی مجاہد ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں اور آجکل Techiman ٹیچی مَن میں مشنری انچارج ہیں مخاطب کرکے فرمایا۔ آپ تیار رہیں۔ ہو سکتا ہے میں آپ کو شکاگو یا مشرق بعید میں بھیج دوں۔

ریورنڈ فل جنرل سیکرٹری کرسچن کونسل سے فرمایا کہ کیا پروٹسٹنٹ کونسل میں کیتھولک بھی شامل ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان سے رابطہ افسر مقرر کئے ہوئے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان کا یہ جواب مسلمان کہلانے والے سب فرقوں کے لئے قابلِ غور ہے کہ تبلیغ کے میدان میں بنیادی اختلافات کے باوجود ایک انسان کی پرستش کرنے والے ایک دوسرے کے تبلیغی کام میں رخنہ ڈالنے کی بجائے کس طرح میدان عمل میں ایکدوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

گھانا نیوز ایجنسی کی نمائندہ جو ایک خاتون تھیں اور مسٹر راجی جو گھانا جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ڈیلی گرافک Daily Graphic کے نیوز ایڈیٹر ہیں حاضر ہوئے۔ حضور نے اسلام کے محاسن بیان فرما کر بتایا۔ اسلام ساری دنیا کے دل جیت کر رہے گا۔

ایک سفارتخانے کے نوعمر تھرڈ سیکرٹری کا تعارف کروایا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں اپنی نئی نسل کے ساتھ محبت اور فراخدلی سے برتاؤ کرنا چاہیئے جس سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ کیونکہ آئندہ ذمہ داری کا بوجھ انہی کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔

تمام مہمان بہت ادب سے گفتگو کرتے اور پھر اجازت لے کر دوسروں کو ملنے کا موقع دیتے۔ لیکن بار بار ایسا ہوتا کہ حاضرین آہستہ آہستہ حضور کے گرد حلقہ بنا لیتے اور بڑے غور اور توجہ سے حضور کے ارشادات سُنتے۔

۸ بجے کو صدرِ مملکت کی ملاقات کے بعد گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا نمائندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور ریڈیو پر نشر کرنے کے لئے حضور سے انٹرویو لیا۔ ٹیپ ریکارڈر اس کے پاس تھا۔ پہلے اسنے دریافت کیا آپ کو کس طرح مخاطب کروں کیا Your holiness مناسب ہو گا۔ اس پر حضور نے فرمایا آپ مجھے حضرت صاحب کہہ کر مخاطب کریں۔ دریافت کیا آپ ہمارے متعلق کیا محسوس فرماتے ہیں۔

حضور نے جواب دیا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہیں ہر طرف مسکراہٹ ہی مسکراہٹ ہے۔ چہروں پر بشاشت ہے۔ مَیں دوستوں سے ملا ہوں۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم لوگ موجودہ خدمت کے علاوہ جو ہم اس وقت افریقہ میں کر رہے ہیں۔ افریقہ کی بہتری کے لئے اَور کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں اعلےٰ قسم کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر ان کو مناسب ذرائع ملیں تو مغرب سے آگے نکل جائیں۔ اب مستقبل ویسٹ افریقہ۔ افریقہ اور ایشیا کے ہاتھ میں ہے۔

سوال:۔ احمدیت افریقہ میں کیا کام کر رہی ہے؟

فرمایا: احمدیت نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ گیمبیا میں ان ممالک کی بہتری کے لئے بہت کام کر رہی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اَور بہت کچھ کر سکتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ہم پہلے سے زیادہ کام کر سکیں۔ کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ کام ہی زندگی ہے اور رُک جانا موت کے مترادف ہے۔

سوال:۔ احمدیت کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

فرمایا: احمدیت کے بنیادی اصول اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ اسلام چاہتا ہے بندے کا اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ اور براہِ راست تعلق قائم ہو ورنہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نہیں۔ اگر انسان نے کتوں اور بلیوں کی زندگی گزارنی ہے تو اس سے موت بہتر ہے۔ ہمارے ساتھ تو اللہ تعالےٰ کا عجب سلوک ہے۔ ہلکا سا غم بھی ہو تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تسلّی دی جاتی ہے کہ غم نہ کرو۔ اگر یہ نہ ہو تو مذہب فلسفہ بن جاتا ہے۔ فلسفے تو ہزار ہیں۔ فلسفے انسان کو اطمینان کی طرف نہیں لے جاتے۔ اللہ تعالےٰ ہمارا خیال رکھتا ہے اس سلسلے میں ہم خود صاحب تجربہ ہیں۔

آپ کیسے احمدی ہوئے اور کب؟

فرمایا:۔ مَیں پیدا احمدی ہوا۔ تعلیم احمدیت کی پائی۔ بڑا ہوا تو اس بات کی معرفت حاصل ہوئی کہ اسلام اور احمدیت ہی سچا مذہب ہے۔

دعوتِ استقبالیہ اور انٹرویو میں حضور نے انگریزی ہی میں گفتگو فرمائی۔ اگرچہ تفنّن کے طور پر کبھی کسی جرمن یا فرانسیسی سے ایک آدھ فقرہ اس کی زبان میں بھی مسکرا کر بولتے تو مخاطب سمجھتا کہ حضور ان زبانوں کے ماہر ہیں۔ پھر حضور بتاتے کہ طالب علمی کے زمانے میں جب یورپ کا ٹور کیا تھا۔ یہ زبانیں سیکھی تھیں جو اب تقریباً بھول چکی ہیں ٭

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کے لئے "گفتگو اور تقریر کے آداب از روئے قرآن مجید" مقرر کیا گیا ہے۔ مقابلہ مضمون نویسی کا ایک بڑا مقصد خدام کو تدبر فی القرآن کی عادت ڈالنا ہے۔ امسال کا عنوان اس مقصد کے حصول کے لئے یقیناً ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے بشرطیکہ مجالس اس طرف توجہ فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کے لئے کم از کم الفاظ پانچ ہزار مقرر کئے ہیں۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع پر بالترتیب -/۲۵ روپے، -/۲۰ روپے اور -/۱۵ روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

مقالہ مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۲ ظہور (اگست) ۱۳۴۹ ہش ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

احمدیت انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم نہیں ہے اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ نے رکھی اور وہی اس کی راہنمائی کرتا ہے

اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت و شان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو حضرت مسیح موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے۔ خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ خود کرتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء بمقام مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس (نائیجیریا)

نوٹ :- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خطبہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا تھا جس کا اُردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

انسانوں کی خود اپنے ہی ہاتھوں قائم کی ہوئی تنظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے اراکین نے آپس میں یہ عہد کیا ہے کہ وہ مِل جُل کر کام کریں گے اور ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت

اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس کی حیثیت ایک کلب کی سی نہیں ہوتی۔ یہ ایک جماعت ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے قائم کرتا ہے اور جس پر اس کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

درحقیقت ان دونوں میں فرق کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جب لوگ باہم مل کر کوئی تنظیم قائم کرتے ہیں تو وہ اس بات کے بھی مجاز ہوتے ہیں کہ اس تنظیم کو توڑ ڈالیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی جماعت کو قائم کرتا ہے تو دنیا میں کوئی فرد یا کوئی ادارہ نہ اس بات کا حق رکھتا ہے اور نہ ہی اسے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ اس جماعت کو توڑ دے۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیمیں ایک سے زیادہ حصوں میں بٹ سکتی ہیں اور اکثر بٹ بھی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک حصہ کو اتنے ہی حقوق اور مراعات حاصل ہوتی ہیں جتنی کہ اپنی اپنی جگہ دوسرے حصوں کو۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت بھی متعدد حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے لیکن ان میں سے جماعت کا صرف ایک حصہ

اللہ تعالیٰ کی برکات کا مورد

رہ سکتا ہے باقی سب ان فیوض سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ انسانوں کی قائم کردہ تنظیم زیادہ سے زیادہ اپنے اراکین کی دنیوی اور مادی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔ یہ تنظیم سکول قائم کر سکتی ہے۔ ہسپتال جاری کر سکتی ہے۔ لائبریریاں اور دیگر ایسے ہی ادارے قائم کر سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اپنے اراکین کے لئے اس سے بہت کچھ زیادہ کرنے کی اہل ہوتی ہے اور یقیناً ان کیلئے وہ مادی ضروریات سے بہت کچھ بڑھ کر دکھاتی ہے۔ درحقیقت

الٰہی جماعت کے قیام کی غرض

یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اراکین کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دے اور یہ ایسی بات ہے جسے انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم کسی صورت میں بھی سرانجام نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی برکات یا ان کا وعدہ اس تنظیم کے شاملِ حال نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے الٰہی جماعت تو شروع ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور کامیابیوں کے ہزاروں وعدوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری انتہائی ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے سچّا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقینِ کامل کی راہیں بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز نہیں کھل سکتیں۔ ....

جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے

سواے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو .... اپنی سچّی رفاہیّت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اور یہ اشتغال بُنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصوّر ہوتے ہیں مگر اصل مدّعا سے بہت دُور ہیں .... امیدوں کا تمام مداوا اور انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی

آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچّی محبت اور سچّے عشق اور سچّی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ ۔ ۔

اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانش مندی اور متانت رائے کے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دُور اندیشی صرف دُنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری رُوحیں پیدا کی گئی ہیں ؟

سو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسان آسمانی روشنی یعنی الٰہی نُور کے بغیر نابینا اور اندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ انسانی خیالات کے جنگلوں میں بھٹکتا پھرے اس نے تمام زمانوں میں انبیاء کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ حقیقی اور اصل مقصد کی طرف انسانوں کی راہنمائی کریں۔ اس سلسلہ میں

آخری راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے

نوعِ انسان کی راہنمائی کے لئے جو احکام آپ کو عطا کئے گئے وہ قرآنِ مجید میں درج ہیں اور ان کا بہترین عملی نمونہ یا اُسوۂ حسنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی حیاتِ طیّبہ ہے۔ حضورؐ کے بعد خلفاء راشدین کا دَور آیا جو کہ آپؐ کے سچّے جانشین تھے اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی پوری طرح منعکس تھی۔ خلافتِ راشدہ کا دَور ختم ہو جانے کے بعد مجدّدین انسانوں کی اُس وقت تک راہنمائی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر دُنیا میں تشریف لے آئے۔ آپؑ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند تھے اور آپؑ کی بعثت ان متعدد پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی جو قرآن مجید اور اس سے پہلی کُتبِ مقدسہ میں درج ہیں اور جن کا احادیثِ نبویؐ میں بھی ذکر ہے۔ آپؑ کی بعثت سے شکوک و شبہات اور بے یقینی کے سیاہ بادل چھٹ گئے اور انسان ایک دفعہ پھر اپنے خالق کے قریب آ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کر لی اور اس کی زندگی بامقصد ہو گئی اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور رُوحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منوّر کر رہی ہے اور مَردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے اسکے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دُنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن۔

خلافت قدرتِ ثانیہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلّی اگرچہ خلیفۃ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اسکا آنا اس وقت ہوتا ہے جبکہ المسیح الموعود والمہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدیٔ موعود دوبارہ دُنیا میں لائے تھے۔

اب اللہ کی مشیت نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جانشینی کی بھاری ذمّہ داریاں میرے کمزور کندھوں پر ڈالی جائیں۔ جن لوگوں نے میری اطاعت کا عہد کیا ہے اور اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے جلال اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت و عظمت کے اظہار کے لئے کوشاں ہیں انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کامیابی اور خدمت کرنے کی توفیق کے لئے ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اگر انسانی امداد بہم پہنچائی جائے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر ہونی چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ مدد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے وصول کرنی چاہیئے کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز بھی نہ کسی کام آ سکتی ہے اور نہ کسی حقیقی مدد کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

مَیں دُعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے اور ہمّت عطا کرے کہ ہم ثابت قدمی سے اسی کے ہو رہیں اور غیر اللہ سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو۔ ہم اس کے دین کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر ہمیشہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور ہر قسم کے بُتوں کو — دولت کے بُت، طاقت کے بُت، لوگوں کی خوشنودی یا ان کی ناراضی کے بُت، تعداد کی کثرت کے بُت اور نسلی امتیاز کے بُت — پاش پاش کر دیں۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہماری مدد اور نصرت فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کی رضا اور اس کی خوشنودی بتمام و کمال ظاہر ہو۔

آمین یا ربّ العالمین

درخواستِ دُعا

میرے دادا جان محترم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ کو پچھلے ہفتے ٹانگ پر گرنے کی وجہ سے چوٹیں لگ گئی تھیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد البادی محمود رحمت بازار ربوہ)

تاریخ اسلام

افریقہ کی سرزمین میں اسلامی فتوحات

افریقی فتوحات

سنہ ۶۲ھ ہجری میں کسیلہ بن مکیم

بربری نے علم بغاوت بلند کر کے سارے شمالی افریقہ کو زیر نگیں کر لیا تھا اس وقت سے عبدالملک کی ہمہ پہلو آرائی تک ادھر توجہ نہ ہو سکی۔ آخر سنہ ۶۹ھ میں عبدالملک نے اس طرف عنان توجہ منعطف کر کے زہیر بن قیس کو ایک لشکر جرار کے ہمراہ قیروان پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ کیا۔ کسیلہ نے قیروان کو چھوڑ کر ممش کی راہ لی زہیر نے اس کا تعاقب کیا ممش کے قریب مٹ بھیڑ ہو گئی۔ بربریوں کے علاوہ رومیوں کی بھی ایک زبردست جمعیت کسیلہ کی پشت پر تھی دونوں فوجوں میں اتنی ہولناک اور ہلاکت خیز جنگ ہوئی کہ طرفین پر موت کی جھاڑو پھرتی نظر آتی تھی۔ لیکن مسلمانوں کے ثبات قدم اور سربازی نے بڑھ کر ان کے لئے فتح و ظفر کے دروازے کھول دئے اور کسیلہ کی فوج کے ان گنت افراد کھیت رہے جن میں بڑے بڑے بربری اور رومی سردار شامل تھے۔

اس شاندار فتح کے بعد زہیر قیروان ہوتے ہوئے برقہ واپس چلے گئے۔ ادھر رومیوں نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر برقہ پر چڑھائی کر دی۔ زہیر برقہ کے مضافات میں پہنچے تو انہیں اس ناگہانی مصیبت کی خبر ہوئی اگرچہ وہ جنگ کے لئے تیار نہ تھے لیکن مسلمانوں کی تباہ حالی دیکھ کر ناچار میدان کارزار میں کود پڑے چونکہ مٹھی بھر مسلمانوں نے شکست کھائی اور زہیر کے ساتھ ان کے بہت زیادہ ہمراہی شہید ہو گئے اس ہزیمت سے پھر افریقہ کے علاقے ہاتھ سے نکل گئے۔

عبدالملک کو اس خونچکاں حادثے کی خبر سن کر انتہائی قلق ہوا لیکن وہ ابن زبیرؓ سے جنگ میں مصروف ہونے کے باعث ادھر متوجہ نہ ہو سکا اور ابن زبیرؓ کی شہادت کے بعد سنہ ۷۴ھ میں حسان بن نعمان غسانی کو افریقہ کا والی بنا کر چالیس ہزار کے لشکر جرار کے ساتھ روانہ کیا کہتے ہیں کہ اس سے پہلے اتنا عظیم الشان لشکر افریقہ نہ گیا تھا

حسان نے قیروان پہنچکر بخوبی تیاری کرنے کے بعد قرطاجنہ پر ہلہ بول دیا۔ یہاں کی حکومت شمالی افریقہ کی سب سے بڑی حکومت تھی۔ اس دارالسلطنت میں بربری اور رومیوں کی بے شمار فوج جمع تھی۔ فریقین میں نہایت زور شور سے ہنگامۂ حرب و ضرب گرم ہوا۔ جس میں رومی منہ کی کھا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے حسان نے قرطاجنہ پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

قرطاجنہ کے بربری اور رومی بھگوڑے صطفورہ اور بنزرت میں جمع ہو کر پھر مقابلے کی تیاریاں کرنے لگے حسان نے وہاں پہنچکر ان کے چھکے چھڑا دئے اور جہاں کہیں دشمنوں کی طاقت پائی اس کا گلا گھونٹ کر رکھدیا۔

حسان کی ان فتوحات سے مسلمانوں کا کھویا ہوا اقتدار افریقہ میں بحال ہو گیا اور وہ قیروان واپس چلے گئے۔

چند روزہ آرام کے بعد حسان کو معلوم ہوا کہ جبل اوراس کی ملکہ دامیہ جو کاہنہ کے نام سے مشہور ہے۔ افریقہ کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اور کسیلہ کے بعد تمام بربری اس کے جھنڈے تلے جمع ہیں اگر اسے ٹھکانے لگا دیا جائے تو شمالی افریقہ میں ان کا کوئی بھی مدمقابل باقی نہ رہے گا۔

اس لئے حسان کاہنہ کے مقابلے کو نکل کھڑے ہوئے کاہنہ نے خود ہی باغایہ کا مستحکم قلعہ گرا دیا لیکن حسان نے بلغار جاری رکھی اور نہر مینی پر ملکہ دامیہ کی فوج کا مقابلہ کیا اور خونریز معرکے کے بعد مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور بہت سے مقتول اور کچھ گرفتار ہوئے۔ اس سے افریقہ کے اسلامی علاقے پھر مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے اور ناچار حسان برقہ واپس آ گئے۔

ان دنوں عبدالملک خارجیوں سے مصروف جنگ تھا اس لئے حسان کی کچھ مدد نہ کر سکا اور پانچ سال تک افریقہ میں ملکہ دامیہ کا پرچم حکومت لہراتا رہا لیکن اس نے جور و تشدد کا بازار گرم کر کے اہل افریقہ کو اپنا مخالف بنا لیا۔

سنہ ۷۹ھ میں صورت حالات کے رو بہ اصلاح ہونے پر عبدالملک نے ایک عظیم الشان فوج اور بھاری سامان جنگ دے کر حسان کو ملکہ دامیہ سے مقابلہ کرنے کے لئے افریقہ روانہ کیا۔

گذشتہ جنگ میں ملکہ دامیہ نے سب مسلمان اسیروں کو رہا کر کے ایک نوجوان خالد بن یزید قیسی کو روک کر ان کے بعض محاسن کی بناء پر اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ حسان نے خالد کے نام ایک خفیہ خط لکھکر وہاں کے حالات دریافت کئے۔ خالد نے جواب دیا کہ اس وقت بربری اور رومی منتشر ہو چکے ہیں حملے کا یہ زریں موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیجئے حسان فوراً روانہ ہو گئے لیکن ملکہ کو اس نامہ و پیام کی خبر ہو گئی اس نے خیال کیا کہ مسلمان مال و دولت کے بھوکے ہیں۔ اسلئے بار بار افریقہ کو تاخت و تاراج کر ڈالتے ہیں چنانچہ اس نے دو ہزار میل تک پھیلے ہوئے افریقہ کے قلعوں شہروں اور زرخیز علاقوں کو تہس نہس کر دیا اور سرسبز و شاداب زمینوں میں گدھوں کے ہل چلوا دئے

ملکہ کی اس تباہ کن حرکت سے رعایا کا بچہ بچہ اس کا دشمن ہو گیا اور حسان کے وہاں پہنچنے پر بربریوں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور انہیں کا کلمہ پڑھنے لگے۔ جب حسان قابس، قفصہ، قسطیلیہ اور نفزاوہ کو زیر نگیں کرتے ہوئے دارالحکومت کے قریب پہنچے تو ملکہ کو اپنی شکست سامنے نظر آنے لگی اس نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا اب میرے زندہ بچ رہنے کی کوئی امید نہیں۔ تم خالد کے ذریعے سے اسلامی لشکر کے کمانڈر کے پاس جا کر اپنی جان بخشی کرا لو چنانچہ انہوں نے ماں کے حکم کی تعمیل کی۔

ملکہ دامیہ اپنی شکست کا پورا یقین رکھنے کے باوجود حسان سے آخری مقابلے کے لئے میدان میں آ گئی لیکن شدید و ہولناک جنگ کے بعد زک اٹھائی اور گرفتار ہو کر مقتول ہوئی۔

اس عظیم الشان فتح سے پھر افریقہ کے گوشے گوشے میں مسلمانوں کا طوطی بولنے لگا اور کسی علاقے میں ان کا کوئی حریف باقی نہ رہا حسان نے امن و امان کا اعلان کر دیا اور ملکہ کے بیٹوں کی جان بخشی کر کے انہیں بارہ ہزار بربریوں کی فوج کا سردار بنا دیا۔

اس مہتم بالشان مہم کو سر کرنے کے بعد حسان قیروان واپس آ گئے اور عبدالملک کی وفات تک وہیں قیام پذیر رہے اس اثناء میں حسان تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور کثیر التعداد بربری اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ اور افریقہ میں اسلام کی ترقی کا دروازہ کھل گیا۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰/۵/۷۰ بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو۔ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۲ انچ   چھاتی = ۳۲ فٹ ۳۰ انچ

وزن = ۱۱۳ پونڈ   تعلیم = پانچ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال

(ناظر امور عامہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل حسبِ قاعدہ اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔
۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس امر کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۸۸

میں سیدہ نصرت آرا بیگم زوجہ سید غلام مجتبےٰ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱- ایک عدد بنگلہ نمبر ۱۲۰ ماڈل ٹاؤن لاہور مالیتی ۸۰۰۰۰/- روپے
۲- زیورات طلائی ۲۵ تولے ۳۲۷۵۰/- روپے
۳- حق مہر وصول شدہ مالیتی ۵۰۰۰۰/- "
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ :- سیدہ نصرت آرا بیگم جہلم
گواہ شد: سید غلام مجتبیٰ ولد سید محمد شریف جہلم شہر
گواہ شد:- عبدالوہاب مربی سلسلہ احمدیہ جہلم

مسل نمبر ۱۹۹۸۹

میں چوہدری خلیل احمد ولد چوہدری نواب دین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن $\frac{159}{T.D.A}$ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱- ۶۰ کنال زرعی اراضی $\frac{219}{R.B}$ ملو نیا نوالہ ضلع لائلپور کا ۱/۲ حصہ
۲- ۱۲۵ ایکڑ زرعی اراضی $\frac{156}{T.D.A}$ ضلع مظفر گڑھ کا ۱/۵ حصہ۔ مالیتی ۹۰۳۵۰/-
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد:- چوہدری خلیل احمد ۵/۲ ڈاکٹر محمود احمد ہیلتھ وزیٹنگ شاہ ۵۰۲ خاص ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:- ڈاکٹر چوہدری محمود احمد $\frac{159}{T.D.A}$ ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:- چوہدری قائم دین جمن شاہ ضلع مظفر گڑھ

مسل نمبر ۱۹۹۹۰

میں چوہدری محمد صادق ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱- زرعی اراضی چاہی موضع مشتیج پور ضلع گجرات ایک ایکڑ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے
۲- ایک مکان پختہ " " " " ۳۵۰۰/-
۳- " " " دار الصدر شرقی ربوہ ۶۵۰۰/-
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد :- محمد صادق چوہدری دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد:- شہزادہ محمد عثمان دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد:- محمد اکرم خان دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۹۱

میں چوہدری غلام نبی صاحب ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۸۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن $\frac{219}{R.B}$ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری یہ موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱- زرعی اراضی ۸ کنال ۳ ایکڑ واقع $\frac{219}{R.B}$ ضلع لائلپور مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے
آٹا مشین ایک عدد ۱۲۰۰۰/- "
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد:- چوہدری غلام نبی پنجاب فلور ملز بمقام پنگریو خاص ضلع حیدرآباد
گواہ شد:- مسعود احمد ولد محمد حسین دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ۔
گواہ شد:- شریف احمد کارکن دفتر بیت المال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۹۲

میں امۃ المتین بنت کرنل عطاء اللہ صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۵/۲ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱- زیور طلائی ۳ تولے مالیتی ۵۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ :- امۃ المتین دختر کرنل عطاء اللہ صاحب ۵۵/۲ ضلع ساہیوال
گواہ شد:- نصر اللہ خان صدر جماعت احمدیہ $\frac{55}{2}$ ضلع ساہیوال۔
گواہ شد:- کرنل عطاء اللہ نمبردار چک $\frac{55}{2}$ ضلع ساہیوال۔

بواسیر کا کامیاب علاج
مکمل آرام کے لئے
نیو پائلز کورس استعمال کریں۔
قیمت مکمل کورس ۸/- خرچ ڈاک ۵۰ء۲
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ
سے مل سکتے ہیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے
فی تولہ ۲/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
و
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبخیر معدہ پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳ - گول کچہری بازار لائلپور

بچوں کی چونڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ
ایک ماہ میں بچہ دوگنا صحت مند نظر آنے لگتا ہے۔ قیمت ایک ماہ ایک روپیہ
ترکیب استعمال اور آزمائش کے لئے
فہرست ادویات مفت حاصل کرکے فائدہ اٹھائیں۔

تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے
متواتر انڈے دینے والی
بہترین وائٹ لیگھارن نسل
کے۔ یک روزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں ریٹ بچے ۵ چوزے ۱۵ سیکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیال ۱۳۰ روپے سیکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ۸۰ روپے سیکڑہ (منیجر)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(منیجر)

پھول

آپ کا پھول سا بچہ اگر خدانخواستہ سوکھا میں مبتلا ہوگیا ہو تو بفضل تعالیٰ کامیاب علاج کے لئے تشریف لائیں
المنار دواخانہ ربوہ

بواسیر

خونی ہو یا بادی
پائلز کیور کے صرف چار کیپسول سے ختم
تسلی کیلئے
نمونہ کی ایک خوراک
اور
تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
ٹکٹ کو دس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/-
سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن اپنے شہر کے اچھے دوا فروش سے مل سکتی ہے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۔ ۳ مرغل بلڈنگ لاہور
سٹاکسٹ ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ

ضرورت سرمایہ

چالو حالت میں نفع بخش لمیٹڈ ادارہ کو
کاروبار میں توسیع کیلئے
منافع پر سرمایہ درکار ہے۔ خواہشمند احباب
اس پتہ پر لکھیں:- م یمعرفت منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے
(منیجر)

۵۰ فیصدی کمیشن، آفتابی سلاجیت

ہزاروں سال سے استعمال ہوتی ہے۔ یونانی، چینی، ہندی کتب طب میں سلاجیت کو عظیم النفع دوا بیان کیا ہوا ہے۔ مقوی ادویات میں بنیادی چیز ہے۔ خون پیدا کرتی ہے۔ ہر قسم کی دردوں کو دور کرتی ہے۔ جوڑوں ہڈیوں کے درد اور درد کمر کے لئے تریاق ہے۔ قیمت ۲ تولہ دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔
جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

ربوہ سے لاہور کیلئے وقت کی پابند عوام کی پسند عوامی سروس

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ربوہ سے لاہور	۶ صبح	۷	۹-۱۵	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۲-۴۵	۲-۱۵	۳-۴۵	۵-۴۵ بجے شام
لاہور سے ربوہ	۵-۲۰	۷-۴۰	۱۱-۲۰	۱۱-۴۰	۲-۲۰	۲-۲۰	۳-۵۰	۴-۰۰	۷-۱۰ ایکسپریس ٹائم

ہمیشہ عوامی ٹرانسپورٹ کی نئی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار سٹاف موجود ہے (منیجر محمد علی ظفر۔ ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو
یاد رکھیں

عباسیہ کارپوریشن سرگودھا کا ٹائم ٹیبل

سیالکوٹ سے سرگودھا
پہلا ٹائم :- ۴½ بجے صبح
دوسرا ٹائم :- ۷ بجے صبح
تیسرا ٹائم :- ۱۲ بجے دوپہر
چوتھا ٹائم :- ۲ بجے بعد دوپہر
پانچواں ٹائم :- ۳ بجے بعد دوپہر
چھٹا ٹائم :- ۶ بجے شام

سرگودھا سے سیالکوٹ
پہلا ٹائم :- ۵-۳۰ صبح
دوسرا ٹائم :- ۷-۰۰ صبح
تیسرا ٹائم :- ۸-۰۰ صبح
چوتھا ٹائم :- ۹-۳۰ بجے صبح
پانچواں ٹائم :- [illegible] بجے بعد دوپہر
چھٹا ٹائم :- ۲ بجے بعد دوپہر

نوٹ :- ایک گاڑی صبح ۴-۰۰ بجے سرگودھا سے براستہ گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے پونے ایک بجے بعد دوپہر سرگودھا کے لئے بھی چل رہی ہے۔
(منیجنگ ڈائریکٹر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے (منیجر)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۰

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۵ ہجرت تا ۱۲ ہجرت ۱۳۴۹ھ

۱۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ پانچ ہفتوں سے احمدیہ مشنوں اور جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اب تک علی الترتیب نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور گیمبیا کا دورہ فرما چکے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ حضور ایدہ اللہ نے سیرالیون کا دورہ کرنے میں گزارا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے گزشتہ ہفتہ کے دوران بذریعہ کیبل گرام جو اطلاعات موصول ہوئیں ان کی رو سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت اچھی رہی ہے۔ الحمدللہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید جو اس تاریخی دورہ میں حضور کے ہمراہ ہیں، کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت و عافیت نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی سفر کی کامیابی اور حضور کی کامیابی و کامرانی کے ساتھ و بخیریت واپسی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ جیسا کہ گزشتہ ہفتہ کی خبروں میں درج کیا گیا تھا حضور ایدہ اللہ نے یکم ہجرت سے ۵ ہجرت تک گیمبیا کا دورہ فرمایا۔ وہاں حضور ایدہ اللہ کا پرخلوص و پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ سربراہ مملکت سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات، سابق گورنر جنرل الحاج سر ایف ایم سنگھاٹے کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد اور بعض دیگر جماعتی مصروفیات کی مختصر خبر بھی گزشتہ خطبہ غیر شائع ہو چکی ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے ۳ ہجرت بروز اتوار گیمبیا سیکنڈری سکول کے ہال میں جماعت احمدیہ گیمبیا کے احباب کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ احباب نے حضور کے ارشادات کو ذوق و شوق کے عالم میں ولولہ عشق سے سرشار ہو کر ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اسی روز سہ پہر کو حضور نے ... کے علاقہ میں جو گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ کے مضافات میں ہے اپنے دست مبارک سے ایک مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔
۵ ہجرت کو حضور باتھرسٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن روانہ ہوئے۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۵ مئی کو ایک بجے بعد دوپہر سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ورود فرما ہوئے۔ فضائی مستقر پہ ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے احمدی احباب، سیرالیون کے وزراء، اور دیگر سربرآوردہ حضرات کے علاوہ سیرالیون کے وزیراعظم کے ذاتی نمائندے نے حضور کا پرخلوص و پرتپاک خیر مقدم۔ ریڈیو سیرالیون نے حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا جو ملک بھر میں بہت دلچسپی اور اشتیاق کے ساتھ سنا گیا اسی رات ٹیلیویژن پر بھی حضور کے استقبال کے مناظر دکھائے گئے فری ٹاؤن پہنچنے کے بعد حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۶ ہجرت کو حضور نے سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل اور وزیراعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں فرمائیں۔ بعد میں اسی روز سہ پہر جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں حکومت سیرالیون کی نمائندگی ملک کے وزیر خارجہ نے کی علاوہ ازیں دیگر وزراء، اعلیٰ احکام، سفارتی نمائندے، مسلم زعماء، کلیسائے سیرالیون کے اکابرین اور دیگر معززین بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔
۷ ہجرت کو سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی بانجا تیجان سی نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایوان حکومت میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام کیا جس میں حکومت کے سربرآوردہ حضرات اعلیٰ حکام افسران اور دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔ اسی روز حضور نے فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے سکول کے ممبران سٹاف اور طلباء سے خطاب فرما کر انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔ حضور نے وہاں ہونہار طلباء کے لئے دو اہم تعلیمی اعزازات کے اجراء کا بھی اعلان فرمایا۔ چنانچہ سیرالیون میں جماعت کے چاروں سیکنڈری سکولوں میں جو طالب علم اسلامیات کے مضمون میں اوّل قرار پائے گا اسے ایک گولڈ میڈل دیا جائے گا۔ اور جو طالب علم چاروں سکولوں میں مجموعی طور پر سال کے دوران بہترین طالب علم قرار پائے گا اسے ایک خاص وظیفہ ملا کرے گا۔
۸ مئی کو حضور ایدہ اللہ نے فری ٹاؤن کے مضافات میں ... نامی مقام پر ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد ایک پہاڑی کی چوٹی پر رضاکارانہ خدمت اور وقار عمل کے نہایت قابل قدر جذبہ کے ماتحت تعمیر کی گئی ہے۔ حضور نے اس کا نام جماعت احمدیہ کے جانباز مبلغ اسلام حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے نام پر "مسجد نذیر علی" رکھا۔ اسی روز حضور نے فری ٹاؤن میں نماز جمعہ پڑھائی اور الایمان باللہ کی قرات پر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی روز سیرالیون مسلم کانگریس نے جو وہاں مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے، حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ استقبالیہ ایڈریس میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے متعلق احمدی مبلغین کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کر کے انہیں سراہا گیا اور اس طرح حضور کی خدمت میں بصد ادب و احترام خراج عقیدت پیش کیا گیا اس موقع پر حضور نے ایک نہایت ہی مؤثر اور دلوں کو گرما دینے والی تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے دو طالب علموں کو پاکستان میں تعلیم دلوانے اور ان کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے سے متعلق مسلم کانگریس کی درخواست کو قبول فرمایا۔ ——— ۹ مئی کو حضور فری ٹاؤن سے بذریعہ موٹر کار بو نامی شہر تشریف لے گئے یہ شہر فری ٹاؤن سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ میں دو مقامات پر وہاں کے احباب نے حضور کا والہانہ طریق پر استقبال کیا۔ بو پہنچنے پر نہ صرف شہر کے احباب نے بلکہ شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے خوشی کے ترانے گا گا کر اس حال میں حضور کا استقبال کیا کہ انہوں نے جھنڈے اور خیر مقدمی قطعات اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے۔ بو میں حضور نے ایوان حکومت میں قیام فرمایا۔

۴۔ ۸ ماہ ہجرت کو ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں سورۃ آل عمران کی آیات ۱۳۶ تا ۱۳۷ کی تفسیر بیان کر کے استغفار کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ ایمان سے عمل کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ ایمان پختہ ہو اتنی ہی زیادہ عمل کی توفیق انسان کو ملتی چلی جاتی ہے لیکن انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ نجات محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اعمال کو مثمر ثمرات بنانے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بکثرت استغفار کرتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ پچھلی گناہوں یا اعمال میں رہ جانے والی کمزوریوں کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور دوسری طرف انسان کو ان کمزوریوں اور خطاؤں سے بھی محفوظ کر دیتا ہے جو بشری تقاضا کے ماتحت آئندہ سرزد ہو سکتی ہوں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ تمام اذکار میں سے استغفار کا ورد سب سے مقدم ہے آپ نے احباب کو استغفار کا ورد کرنے میں مداومت اختیار کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔

۵۔ گھانا کے طالب علم مکرم عبدالمالک صاحب جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کے لئے ۹ ہجرت کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم جناب سید داؤد احمد صاحب، ممبران سٹاف طلباء اور بہت سے دیگر احباب نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر انہیں نہایت پرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا مشن حال قائم مقام وکیل اعلیٰ التحریک جدید نے دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔
مکرم عبدالمالک صاحب، کماسی کے رہنے والے ہیں۔ آپ پانچ سال تک ربوہ میں مقیم رہ کر علم دین حاصل کرتے رہے ہیں اور جامعہ سے امسال انہوں نے شہادۃ الاجانب کا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ اپنے وطن واپس جا کر وہاں مبشر اسلام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں گے۔
۹ ماہ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ ۵½ بجے شام جامعہ احمدیہ کی طرف سے ان کے اعزاز میں جامعہ کے ہال میں بہت نفاست و نظافت کے ساتھ وسیع پیمانہ پر ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۷۰